182895 ـ شادی کے بعد مؤجل مہر کو اور زیادہ کرنے کا حکم

سوال

میرے خاوند کا پہلی بیوی جسے وہ طلاق دے چکا ہے سے ایك بیٹا اور بیٹی ہے، اور میری دو بیٹیاں ہیں، میں چاہتی ہوں کہ وہ میرے مہر مؤجل (بعد میں ادا کیا جانے والا مہر) میں اضافہ کرتے ہوئے (19) مثقال سونا کی بجائے (100) مثقال سونا کرے، لیکن ہمارے ہاں عراق میں یہ فتوی دیا جاتا ہے کہ (19) مثقال سے زائد مہر مؤجل رکھنا جائز نہیں، وگرنہ اس سے زائد سونے پر ہر سال زکاۃ ادا کرنا فرض ہو گی، چاہے میں نے ابھی وہ لیا بھی نہ ہو.
ہمارے ہاں عراق میں باقی مانندہ مہر (مہر مؤجل) خاوند کی وفات کے بعد ہی حاصل کیا جاتا ہے، کیا میرے لیے زیادہ کرنے کا حق ہے تا کہ اپنا حق محفوظ کر سکوں؛ کیونکہ ہم ایك گھر کے علاوہ کسی اور چیز کے مالك نہیں، مجھے خدشہ ہے کہ اللہ نہ کرے اگر میرے خاوند کو کچھ ہو گیا تو وہ مجھے گھر فروخت کر کے اس کی اولاد کا حصہ دینے پر مجبور کریں گے، اس طرح میرے اور بیٹیوں کے لیے کوئی ٹھکانہ نہیں رہے گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

شریعت اسلامیہ میں مہر کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی کہ اس سے زائد اور کم نہ جائے، چاہے مہر معجل یا غیر معجل ہو، لیکن شریعت میں مہر کم رکھنے اور مہر میں آسانی پیدا کرنے کی رغبت دلائی ہے.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" مہر زیادہ ہونے کی حد میں فقہاء کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (39 / 160).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

" نکاح میں مہر ذکر کرنا نکاح کے ارکان میں سے کوئی رکن نہیں ہے، اس لیے اگر کسی عورت کے ساتھ مہر ذکر کیے بغیر نکاح کر لیا جائے تو نکاح صحیح ہوگا، اور اس عورت کے لیے مہر مثل دینا واجب ہوگا، کم از کم مہر کی کوئی حد نہیں ہے، بلکہ ہر وہ چیز جو قیمت ہو علماء کے صحیح قول کے مطابق وہ مہر بن سکتی ہے "

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (19 / 53).

اس كے علاوہ مزيد آپ زاد المعاد (5 / 178) اور سوال نمبر (10525) كے جواب كا مطالعہ بھى كريں.

دوم:

سوال نمبر (20154) كے جواب ميں بيان ہو چكا ہے كہ اصل يہى ہے كہ عورت نے جتنے مہر كا نام ليا ہے مرد كو اس كا التزام كرنا ہوگا، اور اگر وہ اس كے خلاف يا اس سے كم يا زيادہ پر دونوں راضى ہوتے ہيں تو يہ جائز ہے؛ كيونكہ اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور تم پر اس ميں كوئى گناہ نہيں جس پر تم مقرر كر لينے كے بعد آپس ميں راضى ہو جاؤ النساء (24).

سوم:

سوال نمبر (84005) كے جواب ميں بيان ہوا ہے كہ وہ مہر مؤجل جو عورت خاوند كى موت يا طلاق كى بنا پر عليحدگى كے بعد حاصل كرتى ہے پر زكاۃ نہيں؛ كيونكہ وہ حالت زوجيت ميں مہر مؤجل كا مطالبہ نہيں كر سكتى، ليكن اگر وہ احتياط كرتے ہوئے مہر لينے كے بعد ايك سال كى زكاۃ ادا كر دے تو يہ بہتر ہو گا.

اوپر كى سطور ميں بيان كردہ كى بنا پر اگر خاوند ايسا كرنے پر راضى ہوتا ہے تو انيس مثقال سے ايك سو مثقال مہر كرنے ميں كوئى حرج نہيں، اور يہ مہر مؤجل اپنے قبضہ ميں كرنے تك آپ پر زكاۃ نہيں ہوگى، جب آپ اپنے قبضہ ميں كريں تو ايك سال كى زكاۃ ادا كر ديں.

ہم آپ كو يہى نصيحت كرتے ہيں كہ جب آپ كا مہر آپ كے علاقے كى لڑكيوں جيسا ہو تو آپ كے ليے اس مہر سے زيادہ طلب كرنے كا حق نہيں، ليكن اگر خاوند اپنى رضامندى و خوشى سے وہ ايسا كرنے پر تيار ہو، اور آپ اللہ پر توكل كرتے ہوئے معاملہ اللہ كے سپرد كر ديں، كيونكہ كسى كو بھى معلوم نہيں كہ لوگوں كے حالات اور روزى كيسى ہوگى.

واللہ اعلم .